مجلس احرار اسلام کے پروگرام "تعمیر فکر" کے سلسلہ میں

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری کے عام خطابات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا بین الافاقی فیصلہ

لشکرِ اسامہ کی تیاری

۸ھ میں بلقا کے ایک عرب رئیس شرحبیل بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد و نامہ بر سیدنا حارث بن عمیرؓ کو قتل کر دیا تھا ان کی شہادت کا حضور علیہ السلام کو بہت غم ہوا۔ آپؐ نے اپنے شہید صحابی رضی اللہ عنہ کا قصاص لینے کے لئے ایک لشکر روانہ فرمایا۔ اس لشکر کا امیر سیدنا زید بن حارثہ غلام رسول رضی اللہ عنہ کو نامزد فرمایا اسی لشکر میں حضرت جعفر طیار اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ یہ تینوں بزرگ اسی جہاد میں شہید ہوئے صحابہ کے اس لشکر کا بہت جانی نقصان ہوا۔ لشکر کے بچے کھچے لوگ جب مدینہ طیبہ واپس آئے تو مدینہ میں کہرام برپا ہو گیا اس سریہ کو غزوہ موتہ بھی کہتے ہیں۔ اس قتل اجتماعی کا قصاص لینے نیز رومیوں اور بازنطینیوں کی سرکشی اور ان کے خطرناک ارادوں کی سرکوبی کے لئے اور عرب و شام کی سرحدوں پر رہنے والے عیسائیوں کی مسلسل زیادتیوں اور مدینہ طیبہ پر حملہ کے پروگرام کو مٹانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں اپنے غلام زادہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سرکردگی میں سات سو صحابہ کا لشکر تیار کیا رضی اللہ عنہم اور انہیں روانہ فرمایا۔ جیش اسامہ ابھی مدینہ کے باہر جُرُف میں تھا کہ انہیں رسول کریم علیہ السلام کی بیماری کا علم ہوا تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت یابی کے انتظار میں وہیں رک گئے۔ لیکن قضاء و قدر کو کون بدل سکتا ہے اسی عالم میں سرورِ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رفاقتِ دنیا پر رفیقِ اعلیٰ جل شانہٗ کی رفاقت علیا کو ترجیح دی اور اپنی پسند سے موت کا ضابطہ

ظاہری قبول فرمایا، تین روز تک دور و نزدیک کے صحابہ رضی اللہ عنہم حضور علیہ السلام کے قریب ہی دعا و صلوٰۃ کا ہدیہ پیش کرتے رہے، نیز مسائل امت بھی حل کرتے رہے اس غم و ہم اور درد و الم کے ہوش ربا موقع پر جس صبر و استقامت، حوصلہ، تدبر، اور عزم و ہمت کا مظاہرہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا صحابہؓ کی پوری عظیم المرتبت جماعت میں منفرد اور مثالی تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کو درپیش زبردست مسائل میں ایک اہم مسئلہ لشکرِ اُسامہ کی روانگی بھی تھا۔ آپ نے خلافت بلافصل کا منصب جلیل سنبھالتے ہی دوسرے دن سب سے پہلا کام جو کیا وہ لشکرِ اُسامہ کی از سرِ نو تیاری تھی بعض بزرگ صحابہؓ کرام نے سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی کو ان کی کم عمری اور ناتجربہ کاری کی بناء پر موقوف کر دینے کا مشورہ دیا جو ان کی رائے میں بالکل درست تھا۔ نیز یہ بھی مشورہ دیا کہ مدینہ طیبہ میں پہلے ہی افراد کی کمی ہے اور دشمن کے حملے کا خطرہ بھی لہٰذا جیش اُسامہؓ کی روانگی کو کچھ دنوں کے لئے مؤخر کر دیا جائے مگر سیدنا صدیق اکبرؓ خلیفۂ بلافصلِ رسولؐ نے فرمایا:

وَاللّٰہِ لَا اُحِلُّ عَقْدَۃً عقدھا
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
وَلَوْاَنَّ الطَّیْرَ تخطفنا و
السّباع من حول المدینۃ
ولوان الکلاب جرت
بارجل امھات المؤمنین
لاجھزنّ جیش اسامۃ
(وفی روایۃ)
والذی نفس ابی بکر بیدہٖ
لو ظننت ان السباع تخطفنی
لانفذت بعث اُسامۃ
کما امر بہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم ولو لم یبق فی

اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باندھا ہوا عَلَم میں نہیں کھولوں گا چاہے مجھے مدینہ کے باہر سے درندے پھاڑ ڈالیں، اور پرندے نوچ لیں اور چاہے کتے ازواج رسول علیہم السلام کے پاؤں سے گھسیٹ لیں میں جیش اُسامہ کو ہر صورت میں تیار کروں گا

اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ سیدنا ابوبکرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے یقین ہو کہ درندے مجھے اُچک لیں تب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق جیشِ اُسامہ ضرور روانہ کروں گا۔

القریٰ غیری لانفذتہ

(و فی روایۃ)

والذی لا الٰہ غیرہ لو جرّت
الکلاب بارجل ازواج رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما رددتُ جیشاً وجّھہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولا حللت لواءً عقدہٗ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و فی روایۃ

قال ثکلتک امک یا ابن الخطاب
اؤ امّر غیرا میر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

(البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵)

اگر بستیوں میں میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہا تب بھی میں یہ جیش ضرور روانہ کروں گا ،

اور تیسری روایت میں ہے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر رسولؐ کی ازواج کو کتے پاؤں سے گھسیٹ لیں میں جیش اُسامہ کو واپس نہیں بلاؤں گا اور نہ اس جھنڈے کو کھولوں گا جو آپؐ نے باندھا ہے ۔

چوتھی روایت میں ہے :
کہ سیدنا صدیق اکبر کو سیدنا عمر نے انصارِ مدینہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ پر سیدنا اُسامہؓ کی جگہ کسی بزرگ صحابی کے مامور کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا ! کیا نبی کے مقرر کئے ہوئے امیرِ لشکر کی بجائے میں کسی اور کو مقرر کروں ؟

آپ کے اس مضبوط اور اٹل فیصلہ کے بعد تمام کبیر و صغیر صحابہؓ نے ابوبکرؓ کی اطاعت کی تو آپ نے تین ہزار مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم پر مشتمل قدسیوں کا ایک لشکرِ جرار روانہ کیا۔ سیدنا اُسامہ اپنے والد ماجد حضرت زید کے گھوڑے " سبحہ " پر سوار ہو کر بڑی مہارت سے دشمنوں کے تمام محاذوں کو روندتے لتاڑتے اور شکستوں پہ شکست دیتے ہوئے کامیابیوں سے دامن بھرے مدینہ طیبہ واپس لوٹے اور اسی گھوڑے پر سوار تھے جس پر سیدنا زید رضی اللہ عنہم ۔ یوں غزوۂ موتہ کے شہداءؓ اور قاصدِ رسول علیہ السلام کا قصاص پایۂ تکمیل کو پہنچا ۔

ایک اہم اصولی بات

جس طرح حضور علیہ السلام نے سیدنا صدیق اکبر کو امامت کبریٰ (صلوٰۃ) کے لئے نامزد فرمایا اسی طرح سیدنا اسامہؓ کو لشکر کا امیر نامزد فرمایا جیسے آپ کی خلافت پر کچھ صحابہ نے اپنے شرعی حق اجتہاد کی اساس پر مختلف آراء کا اظہار فرمایا اور سیدنا صدیق اکبر کی دلیل اور گفتگو کے نتیجہ میں اپنی آراء سے سکوت و رجوع کیا اور آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفۂ بلافصل تسلیم کیا اور آپ کی کامل اطاعت کی بعینہٖ سیدنا اُسامہ کی امارت اور جیشِ اُسامہؓ کی روانگی پر بھی صحابۂ کبار نے اپنا شرعی حق استعمال کیا اور خلیفۂ رسول سے کچھ بحث و تمحیص کی۔ پھر ویسے ہی امارت اُسامہؓ پر متفق ہوئے جیسے امامتِ ابوبکرؓ پر متفق ہوئے تھے اگرچہ کچھ جمہوریت زدہ لوگ اب بھی اس میں مین میخ نکالتے ہیں جو ان کی جہالت اور یورپ کے گندے نظامِ ریاست سے مرعوب ہونے کی واضح علامت ہے۔ دونوں واقعات سے یہ اصول مرتب ہوا کہ اسلام میں نامزدگی ہے انتخاب (الیکشن) نہیں ہے۔

دوسری اہم اصولی بات

اسلام کی شورائیت اور ڈیموکریسی کی پارلیمنٹ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام میں اطاعتِ رسولؐ اور قرآن و سنت سے استنباط حجت ہے۔ اور ڈیموکریسی میں گنتی کی کمی بیشی قبول و عدمِ قبول کی بنیادِ بد۔

قیامِ خلافتِ ابوبکرؓ اور جیشِ اُسامہؓ کی روانگی کے وقت اکیلے سیدنا ابوبکر کی بات تسلیم کی گئی نہ کہ قلّت و کثرت کی بنیاد پر فیصلہ کیا گیا۔ اسی سے امت نے یہ اصول تسلیم کیا کہ اسلام میں اگرچہ مجلس شوریٰ سپریم کونسل کا درجہ رکھتی ہے مگر خلیفہ و امیر المؤمنین کی رائے اور فیصلہ جب قرآن و سنت سے بہت قریب ہو گا تو اکیلے فرد کا فیصلہ پوری مجلس شوریٰ کے لئے ماننا ضروری ہو گا۔!

❄

آپ کے عطیات: محاسبۂ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلسِ احرارِ اسلام کو دیجئے

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک: اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان